دل کی بات
مدیر

افغانستان سے واپسی کا امریکی اعلان اور پاکستان کا مستقبل؟

امریکی صدر اوباما نے جولائی ۲۰۱۱ء میں افغانستان سے ۱۰ ہزار امریکی فوجیوں کے انخلا کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ مزید ۲۳ ہزار فوجیوں کے انخلا کا آغاز آئندہ سال موسمِ گرما میں ہوگا۔

صدر اوباما کا یہ اعلان دراصل اعترافِ شکست ہے۔ گزشتہ دس برسوں میں لاکھوں مسلمان افغانیوں کے قتل عام کے بعد بھی امریکہ اپنے خلاف افغان مزاحمت کو ختم نہ کر سکا۔ فوجیوں کے انخلا اور واپسی کا اعلان اس بات کا ثبوت ہے کہ جارحیت اور دہشت گردی کا انجام شکست ہی ہوا کرتا ہے۔ افغانستان میں امریکہ نے مداخلت کر کے طالبان کی مضبوط اور پُر امن اسلامی حکومت کا خاتمہ کیا۔ جبکہ طالبان نے انتہائی بے سروسامانی میں عالمی دہشت گرد امریکہ کا راستہ روکا۔ انہوں نے ۲۰ سال روس کے خلاف اور ۱۰ سال امریکہ کے خلاف جہاد کر کے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اگر ایمان والے مخلص اور سچے ہوں تو وہی غالب آئیں گے۔

نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستانی حکمرانوں کی غلط پالیسی کی وجہ سے پاکستان کا کردار انتہائی بزدلانہ، منافقانہ اور افسوس ناک رہا۔ ایک امریکی ٹیلی فون کال پر فوجی ڈکٹیٹر نے سر اور گھٹنے دونوں ٹیک دیے۔ ملکی سلامتی و دفاع سوالیہ نشان بن گئے اور خود مختاری ختم ہو کر رہ گئی۔

طالبان خوب لڑے اور بڑی بے جگری سے لڑے۔ انہوں نے قومی حمیّت اور دینی غیرت کے اظہار میں قابلِ فخر مثالی کردار ادا کیا۔ نتیجۂ امریکہ کو افغانستان میں ناقابلِ فراموش شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ طالبان نے افغانستان سے امریکی اور نیٹو افواج کے مکمل انخلا تک ہر قسم کے مذاکرات سے انکار کر دیا ہے۔

امریکہ افغانستان میں اپنی عبرت ناک شکست کا بدلہ پاکستان سے لینا چاہتا ہے۔ اس نے افغان جنگ پاکستان میں منتقل کر دی ہے۔ جس کے نتیجے میں پاکستان کا امن و استحکام تباہ اور ملکی معیشت کا دیوالیہ نکل گیا ہے۔ پاکستان کے لیے یہ نازک ترین وقت ہے۔ حکمران خارجہ پالیسی تبدیل کریں، دہشت گردی کے خلاف نام نہاد امریکی جنگ سے الگ ہونے کا اعلان کریں۔ پاکستان میں موجود امریکی سی آئی اے اہل کار ملک کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔ انہیں ویزے دینے کی بجائے امریکہ واپس بھیجیں۔ امریکہ، افغانستان سے تو جا رہا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ پاکستان سے کب جائے گا؟

کب تک اُن کی نگاہِ ناز پہ جینا ہو گا
زہر دیں اور اس پہ تاکید کہ پینا ہو گا